السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین وفقہائے شرع متین اس مسئلے میں کہ مسماۃ ہندہ کے شوہر کو چند سال ہوگئے جو دو وراث چھوڑ کرا نتقال ہوا۔ ایک سگا

بھائی اور دوسری ہندہ (یعنی عورت) ۔ مرحوم کی جائیداد عورت ہندہ کے قبضے میں تھی۔ اس لئے مرحوم کے سگے بھائی نے عدالت میں دعویٰ کیا۔ عدالت نے بحکم شرعی فیصلہ کیا۔ اس کو چند سال ہوگئے۔ بعدہ ہندہ کا انتقال ہوگیا۔

اب ہندہ کی ایک سگی بہن اور ایک چچیرہ چچازاد بھائی ہے اور سگے دیور کے پوتے ، پوتیاں ، نواسے ، نواسیاں زندہ ہیں۔ لہذا اس صورت میں مرحوم کی ملکیت سے مذکورہ پسماندگان میں سے شرعا کس کس کو اور کیا کیا ترکہ ملتا ہے ؟ وہ برائے لطف میرے ذیل کے پتہ پر بحکم شرعی مدلل فتوی علیحدہ عنایت فرما کر و نیز رسالہ محدث میں بھی اشاعت کر کے بندے کو ممنون و مشکور گردانیں۔ فقط والسلام

عبدالرحمن بن ملا اسماعیل رئیس م ساکن سرواں

از سروال : مورخہ 29 ربیع الآخر 1361ھ

ڈاکخانہ دیگھی تعلقہ سرورھن ریاست ، جزیرہ جنشان ضلع قلابہ بمبئی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہندہ کے شوہر کی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ میں سے ، بعد تقدیم ماتقدم علی الارث ورفع موانعھکل ایک چوتھائی ہندہ اور تین چوتھائی شوہر کے سگے بھائی کو ملے گا۔ ارشاد ہے وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِن لَّمْ يَكُن لَّكُمْ وَلَدٌ (النساء:12)، اور ارشاد ہے : الحقوالفرائض باہلہا فما بقی فلاولی رجل ذکر (بخاری مسلم وغیرہ)

اور ہندہ کے ترکہ میں سے آدھا اس کی ستی بہن کو ، اور آدھا اس کے چچازاد بھائی کو ملے گا۔ دیور کے پوتے پوتیوں ، نواسے نواسیوں کو ہندہ کے ترکہ سے کچھ نہیں ملے گا۔ ارشاد : إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ (النساء:176)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب الفرائض والہبۃ

صفحہ نمبر 447

محدث فتویٰ